سوال

مجھے طلاق دینی چاهیے کے نهین

جواب

نافرمان بیوی کو طلاق السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ !سوال ۔ میری بیوی میری بات نہیں مانتی جھگڑا رہتا ہے اورنافرمانی بھی کرتی ہے والدین سے بتمیزی بھی کرتی ہے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ !الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!!جب کسی کی بیوی اس کی فرمانبرداری نہ کرے، اس کے حقوق ادانہ کرے اورخوش اسلوبی کے ساتھ زندگی نہ گزارے توقرآن کریم نے اس کی اصلاح کی ترتیب وارتین طریقے بتائے ہیں، طلاق دینے سے پہلے ان باتوں پر عمل کرنا چاہیئے ۔ ١)...پہلا طریقہ اور درجہ یہ ہے کہ خاوند نرمی سے بیوی کو سمجھائے، اس کی غلط فہمی دور کرے ۔ اگرواقعی وہ جان کرغلط روش اختیار کئے ہوئے ہے توسمجھا بجھا کر صحیح روش اختیار کرنے کی تلقین کرے، اس سے کام چل گیا تومعاملہ یہیں ختم ہوگیا، عورت ہمیشہ کےلئے گناہ سے اور مرد قلبی اذیت سے اوردونوں رنج وغم سے بچ گئے اوراگراس فہمائش سے کام نہ چلے تو...٢)...دوسرا درجہ یہ ہے کہ ناراضگی ظاہر کرنے کےلئے بیوی کا بستر اپنے سے علیحدہ کردے اوراس سے علیحدہ سوئے ۔ یہ ایک معمولی سزا اور بہترین تنبیہ ہے، اس سے عورت متنبہ ہوگئی توجھگڑا یہیں ختم ہوگیا، اوراگروہ اس شریفانہ سزا پر بھی اپنی نافرمانی اورکج روی سے باز نہ آئی تو...٣)...تیسرے درجے میں خاوند کو معمولی مار مارنے کی بھی اجازت دی گئی ہے، جس کی حد یہ ہے کہ بدن پر اس مار کا اثر اورزخم نہ ہو... مگراس تیسرے درجہ کی سزا کے استعمال کورسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند نہیں فرمایا، اسلئے اس درجہ پر عمل کرنے سے بچنا اولیٰ ہے ۔ بہرحال اگراس معمولی مارپیٹ سے بھی معاملہ درست ہوگیا، صلح صفائی ہوگئی، تعلقات بحال ہوگئے، تب بھی مقصد حاصل ہوگیا، خاوند پر بھی لازم ہے کہ وہ بھی بال کی کھال نہ نکالے اورہربات منوانے کی ضد نہ کرے، چشم پوشی اوردرگزر سے کام لے اورحتی الامکان نباہنے کی کوشش کرے ۔ اللہ ہم سب بہنوں کواپنے خاوندوں کا فرمانبردار بنائے آمین دوآدمیوں کی نمازان کے سروں سے اوپر نہیں جاتی ۔ ایک اپنے آقا سے بھاگا ہوا غلام یہاں تک کہ وہ واپس آجائے ۔ اوردوسری وہ عورت جواپنے خاوند کی نافرمان ہو یہاں تک کہ وہ اس کی فرمانبردار بن جائے (السلسلۃ الصحیحۃ :288 ،، صحیح الجامع :136 الألبانی : حسن صحیح) میاں بیوی کا رشتہ باہمی ہمدردی اورایک دوسرے کی خیرخواہی جیسے محبت بھرے جذبات پر استوار ہوتا ہے ۔ لیکن اگراس رشتے میں کانٹے اگ آئیں اور محبت کی جگہ نفرت پیدا ہوجائے، اورمیاں بیوی کا باہمی طور پر اکٹھا رہنا مشکل ہوجائے تو شریعت نے اس اضطراری حالت میں طلاق کے ذریعے دونوں کوایک دوسرے سے علیحدہ ہوجانے کا اختیار دے رکھا ہے ۔ آپ نے جوصورت حال بیان کی ہے، اس کا بہترین حل یہی ہے کہ خاندان کی بزرگوں کواس میں ڈالا جائے، اگرمعاملہ درست ہوجائے توٹھیک، ورنہ طلاق کا آپشن آپ کے پاس موجود ہے ۔ ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب محدث فتوی کمیٹی